صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

جمعہ 18 نومبر 2016ء 17 صفر 1438 ہجری 18 نبوت 1395 ھش جلد 66-101 نمبر 262

جمعہ 18 نومبر 2016ء

شکر اور استغفار

حضرت ابوبکرؓ کی آخری بیماری میں ایک صحابی ان کی عیادت کے لئے گئے تو دیکھا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔اس صحابی نے حضرت ابوبکرؓ کو ان کی خدمات یاد کر کے چپ کرانا چاہا تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں اپنے رب کا شکر ادا کر رہا ہوں۔اور یہ خدمات مجھے استغفار سے نہیں روکتیں۔چنانچہ اسی حالت میں آپ کی وفات ہوگئی۔

(البیان والتبیین للجاحظ جلد 4ص 11کتاب الزھدباب احتضار ابی بکر. احیاء التراث العربی. بیروت)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

”دوسری ضروری چیز نماز پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہے۔قرآنِ کریم نے یُؤدُون الصَّلٰوۃ کہیں نہیں فرمایا۔یا یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوۃ نہیں کہا بلکہ جب بھی نماز کا حکم دیا ہے۔ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃ فرمایا اور اقامت کے معنے باجماعت نماز ادا کرنے کے ہیں اور پھر اخلاص کے ساتھ نماز ادا کرنا بھی اس میں شامل ہے۔گویا صرف نماز کا ادا کرنا کافی نہیں بلکہ نماز باجماعت ادا کرنا ضروری ہے اور اس طرح ادا کرنا ضروری ہے کہ اس کے اندر کوئی نقص نہ رہے۔(دین) میں نماز پڑھنے کا حکم نہیں بلکہ قائم کرنے کا حکم ہے اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ نماز پڑھنے پر خوش نہ ہو بلکہ نماز قائم کرنے پر خوش ہو۔ پھر خود ہی نماز قائم کر لینا کافی نہیں بلکہ دوسروں کو اس پر قائم کرنا چاہئے۔اپنے بیوی بچوں کو بھی اقامت نماز کا عادی بنانا چاہئے۔بعض لوگ خود تو نماز کے پابند ہوتے ہیں مگر بیوی بچوں کے متعلق کوئی پرواہ نہیں کرتے۔حالانکہ اگر دل میں اخلاص ہو تو یہ ہو نہیں سکتا کہ بچے کا یا بیوی کا یا بہن بھائی کا نماز چھوڑنا انسان گوارا کر سکے۔

ہماری جماعت میں ایک مخلص دوست تھے جواب فوت ہو چکے ہیں۔ان کے لڑکے نے مجھے لکھا کہ میرے والد میرے نام الفضل جاری نہیں کراتے۔میں نے انہیں لکھا کہ آپ کیوں اس کے نام الفضل جاری نہیں کراتے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ مذہب کے معاملہ میں اسے آزادی حاصل ہو اور وہ آزادانہ طور پر اس پر غور کر سکے۔میں نے انہیں لکھا کہ الفضل پڑھنے سے تو آپ سمجھتے ہیں اس پر اثر پڑے گا اور مذہبی آزادی نہ رہے گی۔لیکن کیا اس کا بھی آپ نے کوئی انتظام کر لیا ہے کہ اس کے پروفیسر اس پر اثر نہ ڈالیں۔کتابیں جو وہ پڑھتا ہے وہ اثر نہ ڈالیں۔دوست اثر نہ ڈالیں اور جب یہ سارے کے سارے اثر ڈال رہے ہیں تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ اسے زہر تو کھانے دیا جائے اور تریاق سے بچایا جائے۔

تو میں بتا رہا تھا کہ اقامت نماز ضروری ہے اور اس میں خود نماز پڑھنا، دوسروں کو پڑھوانا، اخلاص اور جوش کے ساتھ پڑھنا، باوضو ہو کر ٹھہر ٹھہر کر باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔اس کی طرف ہمارے دوستوں کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے۔مجھے افسوس ہے کہ کئی لوگوں کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ خود تو نماز پڑھتے ہیں مگر ان کی اولاد نہیں پڑھتی۔اولاد کو نماز کا پابند بنانا بھی اشد ضروری ہے اور نہ پڑھنے پر ان کو سزا دینی چاہئے۔ایسی صورت میں بچوں کا خرچ بند کرنے کا تو حق نہیں۔ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ میں خرچ تو دیتا رہوں گا مگر تم میرے سامنے نہ آؤ جب تک تم نماز کے پابند نہ ہو۔ہاں اگر کوئی بچہ کہہ دے کہ میں (۔) نہیں ہوں تو پھر البتہ حق نہیں کہ اس پر زور دیا جائے لیکن اگر وہ احمدی اور (۔) ہے تو پھر اسے سزا دینی چاہئے اور کہہ دینا چاہئے کہ آج سے تم ہمارے گھر نہیں رہ سکتے جب تک کہ نماز کے پابند نہ ہو جاؤ۔“ (روزنامہ الفضل 26/اکتوبر 1960ء)

نماز مومن کا معراج ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔
”خدا تعالیٰ کی راہ میں جان خرچ کرنے کی پہلی راہ کیا ہے؟ نمازوں کا ادا کرنا۔نماز مومن کا معراج ہے“۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

نتائج مقابلہ مضمون نویسی

امسال مجلس انصاراللہ پاکستان کی شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق انصار کا خلافت سے تعلق مستحکم کرنے کی کوشش کی گئی۔اسی ضمن میں انصار میں ”خلافت سے وابستگی اور استحکام“ پر مضمون نویسی کا مقابلہ ہوا۔جس میں 51 انصار نے حصہ لیا۔مقابلہ کے نتائج درج ذیل ہیں۔

اول: مکرم مجید احمد بشیر صاحب ڈیفنس ناصر لاہور

دوم: مکرم نصیر احمد بدر صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ

سوم: مکرم مظفر احمد مبشر صاحب ڈیفنس ناصر لاہور

انعامات حوصلہ افزائی

1۔مکرم قمر الدین صاحب حسن آباد ملتان

2۔مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب واپڈا ٹاؤن لاہور

3۔مکرم عبدالمجید بھٹی صاحب راہوالی گوجرانوالہ

(قائد تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان)

ضرورت سول انجینئرز

وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان کو اپنے تعمیراتی منصوبوں کی نگرانی کیلئے سول انجینئرز کی ضرورت ہے۔خواہشمند احباب صدر صاحب محلّہ/امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں نظامت دیوان وقف جدید میں جمع کروائیں۔

info@waqf-e-jadid.org

فون: 0333-6707153

(ناظم دیوان وقف جدید)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

جماعت احمدیہ برطانیہ کی 13ویں سالانہ امن کانفرنس 2016ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام 19 مارچ 2016ء کی شام بیت الفتوح میں 13ویں سالانہ امن کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں سیکرٹریان سٹیٹ، ممبران پارلیمنٹ، وزرائے مملکت، تیس سے زائد ممالک کے سفارتکاروں، جرنلسٹس، مختلف شعبہ ہائے تعلیم کے ماہرین اور مفکرین، سرکاری عہدیداران، میئرز و مختلف مذاہب، چیریٹیز اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احمدی، غیر احمدی معزز خواتین وحضرات نے شرکت کی۔ بیت تشریف لانے والے مہمان آمد پر رجسٹریشن کے بعد کانفرنس ہال میں تشریف لاتے اس موقع پر بعض مہمانوں کو بیت الفتوح کے مختلف حصوں کا تعارفی دورہ بھی کروایا گیا۔

حضورانور نے طاہر ہال بیت الفتوح میں تقریب کے آغاز سے قبل بعض معززین کو الگ سے شرف ملاقات بخشا اور سات بجکر پچیس منٹ پر طاہر ہال میں رونق افروز ہوئے۔ حضورانور کے ہال میں تشریف لانے پر حاضرین نے کھڑے ہو کر حضورِ انور کا استقبال کیا۔ اس تقریب میں ماڈریٹر کی خدمات محترم فرید احمد صاحب سیکرٹری امورِ خارجہ جماعت احمدیہ انگلستان نے سرانجام دیں۔ تلاوتِ قرآن کریم اور انگریزی ترجمہ کے بعد محترم رفیق حیات خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے ایک مختصر تعارفی تقریر میں تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اور بتایا کہ امسال اس امن کانفرنس کا عنوان Justice is the Foundation for Lasting Peace ہے۔

اس کے بعد مکرم فرید احمد صاحب سیکرٹری امورِخارجہ جماعت احمدیہ برطانیہ نے ویٹی کن (Vatican) سے تعلق رکھنے والے پونٹیفکل کونسل فار جسٹس اینڈ پیس (Pontifical Council for Justice and Peace) کے صدر H.Em. Card. Peter Kodwo Appiah Turkson کے پیغام سے کچھ حصہ پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی بین المذاہب ہم آہنگی پیدا کرنے کیلئے کی جانے والی کوششوں کو سراہتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے جماعت احمدیہ بہت عمدہ خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اور پوپ فرانسس کی دی ہوئی اجازت سے میں آپ لوگوں کی ان کاوشوں کو سراہتا اور ان کی پُرزور تائید کرتا ہوں۔

اس کے بعد لندن کے علاقہ مچم اور مورڈن (Mitcham & Morden) سے منتخب ہونے والی ممبر آف پارلیمنٹ شیوون مکڈونہ (Siobhan McDonagh) سٹیج پر تشریف لائیں۔ شیوون برطانوی ایوانِ زیریں میں قائم آل پارٹی پارلیمنٹری گروپ فار دی احمدیہ کمیونٹی کی چیئر پرسن ہیں۔ شیوون نے حال ہی میں پارلیمنٹ میں 'پاکستان میں انسانی حقوق کی صورتحال' کے عنوان پر ایک تفصیلی نشست کروائی ہے۔

موصوفہ نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہتے ہوئے آپ کو دنیا میں امن کے قیام کے لئے ایک مضبوط شخصیت قرار دیا۔ موصوفہ نے کہا کہ ان کی خوش نصیبی ہے کہ جماعت احمدیہ کی مرکزی بیت مرٹن کاؤنسل (Borough of Merton) میں واقع ہے۔ موصوفہ نے جماعت احمدیہ کی خدماتِ انسانیت اور قیام امن کے لئے کی جانے والی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کی بھرپور تائید کی۔

شیوون نے اپنی تقریر میں فروری 2016ء میں وفات پا جانے والے لارڈ ایوبری (Lord Eric Avebury) کا ذکر کرتے ہوئے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ لارڈ ایوبری نے اپنی زندگی دنیا میں قیام امن اور اقلیتوں کے مذہبی و انسانی حقوق کی حفاظت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ لارڈ ایوبری 2009ء میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جاری کئے جانے والے Ahmadiyya Prize for Advancement of Peace کے حقدار قرار پائے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے کونسلر میکسی مارٹن (Councillor Maxi Martin) کے بیماری کی وجہ سے اس کانفرنس میں شامل نہ ہوسکنے پر حاضرین کو ان کے لئے دعا کے لئے کہا۔

اس کے بعد رچمنڈ پارک (Richmond Park) سے منتخب ہونے والے ممبر پارلیمنٹ زیک گولڈسمتھ (Frank Zacharias Robin Goldsmith) سٹیج پر تشریف لائے۔ موصوف برطانیہ کی conservative پارٹی کے ممبر ہیں۔ آپ پیشہ کے لحاظ سے ایک صحافی ہیں اور 2016ء کے دوران ہونے والے انتخابات میں میئر آف لندن کے لئے امیدوار تھے۔

Zac Goldsmith نے اس کانفرنس پر مدعو کرنے پر حضورِانور کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں ذکر کیا کہ جماعت احمدیہ ایک بہت ہی متأثر کرنے والی جماعت ہے۔ بیت الفتوح میں لگنے والی آگ کے بعد بھی آپ لوگوں کے حوصلے بلند تھے۔ آپ لوگ کبھی برٹش لیجنز کیلئے poppies فروخت کرتے نظر آتے ہیں اور کہیں آپ حکومتی ایوانوں میں شدت پسندی کے سد باب کے لئے کوششیں کرتے دکھائی دیتے ہیں اور کبھی آپ کی طرف سے لندن کی بسوں پر یہ پیغام لکھا دکھائی دیتا ہے 'United against extremism' آپ کا ماٹو love for all, hatred for none تو پورے گریٹر لندن کا ماٹو ہونا چاہیے۔

بعدازاں لارڈ طارق احمد بی ٹی آف ومبلڈن تھے جن کو پہلے ...... Lord in waiting to her Majesty the Queen ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اور سال 2014-15 میں آپ گورنمنٹ منسٹر فار کمیونٹیز رہے ہیں۔ اور اس وقت آپ گورنمنٹ منسٹر برائے Countering Extremism اور منسٹر برائے ٹرانسپورٹ کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ سٹیج پر تشریف لائے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں بطور منسٹر فار کاؤنٹرنگ ایکسٹریمزم یہ کہنا چاہتا ہوں کہ احمدیہ کمیونٹی شدت پسندی سے نجات حاصل کرنے کیلئے ایک مثال کے طور پر ہے کیونکہ یہ جماعت اللہ تعالیٰ سے راہنمائی پانے والی خلافت کی سربراہی میں نہ صرف اپنی باتوں یا تقریروں سے بلکہ اپنے عملی نمونہ سے ایک ماڈل پیش کرتی ہے کہ شدت پسندی کا سد باب کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کاوشیں صرف مقامی طور پر ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے متعدد ممالک کے شاہی ایوانوں تک پھیلی ہوئی ہیں اور آپ کے الفاظ اپنے اندر ایک خاص اثر رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب یہاں بہت کچھ سیکھنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں اور ہم سب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے منتظر ہیں۔

آخری مہمان مقرر کی تقریر سے قبل ماڈریٹر صاحب امورِخارجہ نے بعض مہمانوں کا تعارف کروایا جو آج کی اس تقریب میں موجود تھے۔ ان میں مرٹن کاؤنسل کے لیڈر Stephet Alambritis، یوروپین پارلیمنٹ کی ممبر Jean Lambert، منسٹر فار پبلک ہیلتھ Jane Ellison، ممبر آف یوروپین پارلیمنٹ Julie Ward، سابقہ اٹارنی جنرل Rt. Hon. Dominic Grieve، Stephen Hammond، Baroness Shas Sheehan ودیگر معززین شامل تھے۔

اس کے بعد Rt. Hon. Justine Greening ممبر آف پارلیمنٹ وانٹرنیشنل سیکرٹری فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ تقریر کیلئے تشریف لائیں۔ انہوں نے ذکر کیا کہ آج کی دنیا میں ایک سو پچیس ملین لوگ ایسے ہیں جن کا محض زندہ رہنے کے لئے امدادی ساز و سامان پر انحصار ہے۔ یہ لوگ گویا کہ ایک ملک کی آبادی کے برابر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یو کے دنیا بھر میں موجود غرباء کے لئے بہت کام کرتا ہے۔ میں نے یو کے گورنمنٹ اس لیے نہیں کہا کیونکہ ہم یہ کام اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک ہمیں یو کے کے لوگ اور یہاں پر قائم مختلف خیراتی ادارہ جات (Charities) سپورٹ نہ کریں۔ انہوں نے اس ضمن میں خاص طور پر ہیومینیٹی فرسٹ اور مجلس خدام الاحمدیہ یو کے کا نام لے کر ان کی خدمات کو سراہا اور شکریہ ادا کیا۔

خطاب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس کے بعد حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف لائے اور اس موقع پر اپنے صدارتی خطاب کا آغاز بسم اللہ اور اس کے انگریزی ترجمہ کے ساتھ فرمایا۔

حضورانور نے حاضرین کو السلام علیکم کا تحفہ پیش فرمایا اور تہہِ دِل سے تمام معزز مہمانوں کی تشریف آوری کا شکریہ ادا فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ موجودہ حالات میں آپ کا یہاں آ کر اس کانفرنس میں شمولیت اختیار کرنا خاص طور پر قابل ذکر ہے کیونکہ آجکل مختلف دہشت گرد گروہ (دین) کے نام پر انتہائی تکلیف دہ کام کر کے (دین) کے خوبصورت نام کو بدنام کررہے ہیں۔ حضورِ انور نے نومبر 2015ء میں ہونے والے حملہ پیرس اور دیگر ممالک میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کا ذکر کر کے فرمایا کہ برطانیہ میں پولیس کے اسسٹنٹ کمشنر نے ایک حالیہ بیان میں متنبہ کیا ہے کہ داعش یہاں برطانیہ میں بھی خوفناک حملے کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی تھی جس میں اہم مراکز اور پبلک مقامات کو نشانہ بنانے کی سازش تھی۔

حضورانور نے فرمایا کہ گزشتہ سال کے دوران یورپ میں اچانک بڑی تعداد میں مہاجرین کی آمد ہوئی ہے جس سے یہاں کے بہت سے باشندے خوف و ہراس، تذبذب اور سراسیمگی کے جذبات محسوس کررہے ہیں۔ ایسے حالات میں آپ لوگوں کا جو (۔) نہیں (۔) کی طرف سے منعقد کی جانے والی اس تقریب میں شامل ہونا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ آپ جرأتمند، روادار اور کھلا دل رکھنے والے لوگ ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ (دین) کی سچی تعلیمات سے کسی کو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ بعض لوگ (دین) کو ایک شدت پسند مذہب سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ (دین) خودکش حملوں کی یا دہشت گردی کی اجازت دیتا ہے۔ لیکن درحقیقت اس میں کوئی سچائی نہیں۔ حال ہی میں ایک نامور کالم نگار نے ایک اخبار میں اسلام فوبیا (دین سے خوف) کے بڑھتے ہوئے رجحان پر ایک آرٹیکل لکھا ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ خودکش حملوں پر ایک بہت لمبی تحقیق کے بعد انہیں

معلوم ہوا کہ پہلا خودکش حملہ 1980ء کی دہائی میں ہوا۔ جبکہ (دین) کو آئے ہوئے تیرہ سو برس گزر چکے تھے۔ انہوں نے اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ (دین) میں اگر خودکش حملے جائز ہوتے تو یہ حرکات تیرہ سو سال پہلے ہی شروع ہو جاتیں اور (دینی) تاریخ میں ہمیں ضرور ایسے واقعات نظر آتے رہتے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان کی یہ دلیل بہت معقول ہے اور بہت مناسب انداز میں اسے پیش کیا گیا ہے۔ اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ خودکش حملے اس زمانہ میں ایجاد کی جانے والی ایک برائی ہے اور اِن کا (دین) کی حقیقی اور پُرامن تعلیم سے دُور کا بھی تعلق نہیں۔ (دین) ہر قسم کی خودکشی سے واضح طور پر منع کرتا ہے۔ اس لئے کسی بھی خودکش حملے یا دہشت گردی کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اِس قسم کے حملوں کے نتیجہ میں بلا تفریق معصوم عورتوں، بچوں اور نہتے عوام کو ظالمانہ طریق پر موت کے گھاٹ اُتار دیا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حال ہی میں رائس یونیورسٹی ہیوسٹن ٹیکساس (Rice University Houston Texas) کے پروفیسر ڈاکٹر کونسڈائن (Dr. Craig Considine) نے اپنے ایک تحقیقی مقالہ میں یہ ثابت کیا ہے کہ نام نہاد اسلامک سٹیٹ (داعش) کی طرف سے عیسائیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کا جواز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات وتحریرات سے کسی صورت حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو (دینی) معاشرہ کا تصور پیش کیا تھا اس کی بنیاد تمام مذاہب کے مابین رواداری اور شہریوں کے حقوق کے تحفظ پر رکھی گئی تھی۔ چنانچہ یہ واضح ہو جانا چاہیے کہ یہ شدت پسندوں کی کارروائیاں (دینی) اصول کے سراسر خلاف ہیں۔ (دین) نے اگر کبھی جنگ کی اجازت بھی دی ہے تو اپنے دفاع کے لئے دی ہے، ایسی صورت میں جبکہ آپ پر جنگ مسلط کی جا رہی ہو۔ مثلاً قرآنِ کریم کی سورۃ الحج کی آیت 40 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جن سے (بلاوجہ) جنگ کی جا رہی ہے ان کو بھی (جنگ کرنے کی) اجازت دی جاتی ہے۔ اور اسی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مذہب کی خاطر لڑی جانے والی جنگوں میں اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے گا جو مظلوم ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ابتدائے (دین) میں جو جنگیں لڑی گئیں وہ خالص مذہبی جنگیں تھیں جو کہ مذہب کی آزادی کو قائم کرنے کے لئے لڑی گئیں۔ چنانچہ تاریخ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس نیت سے لڑی جانے والی جنگوں میں جہاں دشمن مکمل طور پر مسلح اور مسلمانوں سے تعداد میں کئی گنا زیادہ تعداد میں ہوتا تھا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تعداد میں کم ہونے اور پوری طرح مسلح نہ ہونے کے باوجود فتح سے نوازتا رہا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بطور ایک (۔) کے اگر میں آج کے دور میں لڑی جانے والی (۔) کی جنگوں کا تجزیہ کروں تو میں یہ یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ جنگیں مذہبی جنگیں نہیں۔ اس کی بہت سی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ ان میں سے زیادہ تر جنگیں یا تو ممالک کے اندرونی ہنگاموں کی وجہ سے ہوئیں یا ہمسایہ (۔) ممالک سے لڑی گئیں۔ اور جو جنگیں غیر (۔) ممالک سے بھی ہوئیں ان کو مذہبی جنگیں قرار نہیں دیا گیا۔ اور دونوں فریقوں میں (۔) فوجی لڑتے رہے۔ یہ بات واضح رہے کہ آج کے دور کی جنگیں (دینی) یا مذہبی جنگیں نہیں ہیں بلکہ یہ جنگیں معاشی یا سیاسی فوائد حاصل کرنے کی نیت سے لڑی جا رہی ہیں۔ اور (دینی) کی بدنامی کا باعث بن رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو کچھ ابھی تک میں نے کہا ہے اس سے آپ پر یہ واضح ہو گیا ہوگا کہ سچے اور حقیقی (دین) سے کسی قسم کا خوف کھانے کی ضرورت نہیں، (دین) شدت پسندی، خودکش حملوں اور بے دریغ قتل عام کی بالکل اجازت نہیں دیتا۔ (دینی) فوبیا کا کوئی جواز نہیں بنتا کیونکہ (دین) کی حقیقی تعلیمات امن کے قیام، برداشت اور ایک دوسرے کی عزت کرنے کی ترغیب دینے کے سوا اور کچھ نہیں۔ (دینی) تعلیمات انسانی اقدار کو قائم کرتی ہیں اور تمام انسانوں کی عزت، وقار، اور آزادی کی علمبردار ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان تمام باتوں کے باوجود ہم سب یہ بھی جانتے ہیں کہ بعض شدت پسند اور ظالم لوگ اسی خوبصورت (دین) کے نام پر نہایت ظالمانہ کارروائیاں بھی کر رہے ہیں۔ بہرصورت جو آیت میں نے آپ کے سامنے پیش کی ہے اس بات کو اچھی طرح واضح کر دیتی ہے کہ خواہ کیسے ہی حالات درپیش ہوں (دین) ایسی حرکتوں کی کسی صورت اجازت نہیں دیتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک اور چیز جو مجھے (۔) ہونے کے ناطے جنگوں کی طرف راغب ہونے کی بجائے تمام انسانوں سے محبت کرنے پر مجبور کرتی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن کریم کے بالکل شروع میں، دوسری ہی آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو 'ربُّ العالمین' فرماتا ہے۔ اور تیسری آیت میں فرماتا ہے کہ وہ 'بے حد کرم کرنے والا، بار بار رحم کرنے والا' ہے۔ چنانچہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو تمام انسانوں کا رب فرماتا ہے اور بے حد کرم کرنے والا، بار بار رحم کرنے والا فرماتا ہے تو یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ ان لوگوں کو جو اس پر ایمان لے آئے ہیں کہے کہ وہ اس کی مخلوق کو ظالمانہ طور پر قتل کریں اور ان کو کسی بھی طرح کی تکالیف میں ڈالیں؟ لازماً اس سوال کا جواب یہی ہوگا کہ ایسا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس کے برعکس یہ بات بالکل درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ظلم، غیر انسانی حرکات اور ناانصافی کے خلاف کارروائی کرنے کا حکم دے رکھا ہے۔ (دین) کی تعلیمات کے مطابق ایک (۔) کو ظالم کے ہاتھ کو ظلم سے روکنے، ناانصافی کی تمام اقسام کو اور ہر قسم کی زیادتی کو معاشرے سے ختم کرنے کی کوشش کرنے کی ہدایت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ (دینی) تعلیمات کے مطابق یہ کام دو طرح سے کیا جا سکتا ہے۔ اوّل یہ طریق ہے کہ باہمی گفت و شنید اور معاملہ فہمی کے ساتھ معاملات کو طے کیا جائے۔ اور یہ پسندیدہ طریق ہے۔ لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تب دوسرا طریق اختیار کرنے کا حکم ہے کہ طاقت سے ظلم کو روکا جاتا کہ معاشرہ میں دیرپا امن کا قیام ممکن ہو سکے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مذہب کے علاوہ دیگر دائروں میں بھی بعض قواعد وضوابط ہوتے ہیں اور ان کی خلاف ورزی پر سزا دی جاتی ہے۔ اگر اصلاح بغیر سزا دیئے ممکن ہو یا معمولی سزا دینے سے ہو سکتی ہو تو یہ سب سے بہتر ہے۔ لیکن اگر اصلاح کیلئے سخت سزا دینا ضروری ہو جائے تو معاشرے کی بہتری اور دوسروں کی عبرت کیلئے وہ سزا دی جاتی ہے۔ اب اس بات کو مذہبی تناظر میں دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ (دینی) تعلیمات میں جرم کی سزا بدلہ لینے کیلئے یا محض تکلیف پہنچانے کیلئے نہیں دی جاتی۔ بلکہ اس کا مقصد ظلم کو ختم کرنا اور مثبت انداز میں لوگوں کی اصلاح کرنا ہے۔ قرآن کریم کے مطابق اگر کسی فرد واحد یا گروہ کی اصلاح معاف کرنے یا رحم سے کام لینے سے ہو سکتی ہو تو یہی طریق اختیار کرنا چاہئے۔ لیکن اگر عفو و درگزر سے اصلاح کا مقصد حاصل نہ ہو سکتا ہو تو پھر معاشرے کی اصلاح اور بہتری کیلئے سزا نافذ ہونی چاہئے۔ اس لئے (دین) میں سزا کا تصور ایک منفرد اور دُوراندیش تصور کا حامل ہے کیونکہ اس کا مقصد معاشرہ کی بہتری کے لئے لوگوں کی تربیت کرنا ہے، اور اعلیٰ انسانی اقدار کو معاشرہ میں رائج کرنا ہے تا کہ لوگ اپنے خالق کی صفات کو اپنے اندر پیدا کر کے ایک دوسرے کا خیال کرنے لگ جائیں۔ اس لئے (دین) میں کسی فردِ واحد یا کسی گروہ کے حقوق غصب ہونے پر غاصب کو اس کے جرم کے مطابق سزا دینے کا حکم ہے۔ لیکن دوسری جانب اگر سزا کے بغیر معاشرہ میں اصلاح ہو سکتی ہو تو اس طریق کو زیادہ بہتر قرار دیا گیا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ النور کی آیت 23 میں فرماتا ہے کہ 'اور چاہئے کہ وہ عفو سے کام لیں اور درگزر کریں'۔ اسی طرح سورۃ آل عمران کی آیت 135 میں فرماتا ہے کہ 'غصہ کو دبانے والوں اور لوگوں کو معاف کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے'۔ اس کے علاوہ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر یہ حکم موجود ہے کہ انسان کو جہاں تک ممکن ہو عفو و درگزر سے کام لینا چاہئے کیونکہ حقیقی مقصد اخلاق میں بہتری اور اصلاح ہے، نہ کہ بدلہ لینا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ممالک یا گروہوں کے باہم اختلافات کے تصفیہ اور پھر انصاف کے دیرپا قیام کے لئے اللہ تعالیٰ سورۃ الحجرات آیت 10 میں ایک سنہری اصول بیان فرماتا ہے کہ 'اگر دو ممالک یا گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ایک غیر جانبدار گروہ ان کے مابین معاملہ کو پُرامن طور پر حل کرواتے ہوئے صلح کروائے۔ اگر ان کے مابین معاہدہ ہو جائے تو سب کے ساتھ برابری کی سطح پر سلوک کیا جائے۔ لیکن ان میں سے کوئی گروہ معاہدہ کی خلاف ورزی کرے اور دوسرے پر چڑھائی کر دے تو دیگر تمام گروہ یا ممالک مل کر ظالم کو روکنے کے لئے اس کے خلاف طاقت کا استعمال کرتے ہوئے چڑھائی کر دیں۔ لیکن اگر وہ زیادتی کرنے والا گروہ اپنی زیادتی اور ظلم سے باز آ جائے تو انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ان دونوں گروہوں کے درمیان صلح کروا دو اور اس زیادتی کرنے والے کو بطور ایک آزاد حکومت یا قوم کے ترقی کرنے کی پوری طرح اجازت دو۔ ان تمام اصولوں کو دیکھ کر ہم پر یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ تمام انسانوں کا رب، اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ ہم سب لوگ امن کے ساتھ، انصاف کو قائم کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر اکٹھے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جہاں تک مذہبی تعلیمات کا تعلق ہے، (دینی) عقائد مذہبی آزادی اور آزادیٔ ضمیر کے علمبردار ہیں۔ (دین) میں ہر فرد کو نہ صرف اپنی مرضی کا مذہب اختیار کرنے کی اجازت ہے بلکہ اس مذہب کی (اشاعت) کرنے کی بھی کھلی اجازت ہے۔ 'مذہب' اور 'ایمان' تو دل کا معاملہ ہے۔ اس لئے مذہب کے اختیار میں کوئی زبردستی نہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے (دین) کو ایک کامل مذہب بنایا ہے کسی کو اختیار نہیں کہ وہ اس میں لوگوں کو زبردستی شامل کرے۔ ہر شخص چاہے وہ مذہبی رجحان رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو اسے (دین) قبول کرنے کی آزادی ہے۔ لیکن بنیادی بات یہ ہے کہ اس کا (دین) قبول کرنا اس کی اپنی مرضی سے ہو اور وہ یہ فیصلہ بغیر کسی دباؤ کے کرے۔ بالکل اسی طرح اگر کوئی (۔) (دین) کو چھوڑنا چاہے تو قرآنی تعلیمات کے مطابق ایسے آدمی یا عورت کو (دین) کو چھوڑنے کا بھی حق حاصل ہے۔ جبکہ ہمیں یقین ہے کہ (دین) ایک عالمی مذہب ہے اور اس کی تعلیمات کامل ہیں کوئی بھی شخص اگر اسے چھوڑنا چاہتا ہے تو یہ اس کی مرضی ہے اور اسے یہ فیصلہ کرنے کا اختیار ہے۔ سورۃ المائدہ کی آیت 55 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اس دین سے پھرنا چاہے تو اسے جانے دو۔ اللہ تعالیٰ اس کی جگہ مزید بہتر اور زیادہ مخلص لوگوں کو تم میں شامل کر دے گا۔ چنانچہ کسی حکومت، گروہ یا فرد واحد کو حق نہیں کہ وہ اسے کسی قسم کی کوئی سزا دیں یا اس پر کوئی پابندی عائد کریں۔ چنانچہ یہ بات کہ (دین) میں مرتد ہونے کی سزا ہے ایک غلط اور بے بنیاد الزام ہے۔ (دینی) تعلیمات کا محور اور مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کا رب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو لوگ (دین) کے نام پر تشدد اور ظالمانہ کارروائیاں

کررہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو 'رب العالمین' نہیں مانتے۔ یا یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رب العالمین ہونے پر ایمان تو رکھتے ہیں لیکن انہیں اس کا ادراک ہی نہیں اور اسی وجہ سے وہ (دین) کی حقیقی تعلیمات سے بہت دُور جا پڑے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ ہم احمدی یہ ایمان رکھتے ہیں کہ ایسی ہی غلطیوں کو درست کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے امام الزمان حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مبعوث فرمایا تھا۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ مذہبی جنگوں کا زمانہ اب گزر چکا ہے اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان امن و آشتی کے ساتھ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرتے ہوئے مل جل کر زندگی گزاریں۔ اس بارہ میں اپنی جماعت کو نصیحت فرماتے ہوئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک مرتبہ فرمایا کہ (دین) کی حقیقی تعلیمات کی رو سے دین کے دو حصے ہیں یا یہ کہا جاسکتا ہے کہ مذہب کی بنیاد دوستونوں پر قائم ہے۔ پہلا یہ کہ خدائے واحد کو پورے یقین کے ساتھ پہچانیں اور پورے خلوص سے اس سے محبت کریں اور محبت اور اطاعت کے تمام تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کی فرمانبرداری اختیار کریں۔ دوسرا یہ کہ اس کی مخلوق کی خدمت کریں اور اپنی تمام صلاحیتوں اور استعدادوں کو دوسروں کی خدمت میں لگائیں۔ اور جو آپ سے نیکی کرتا ہے اس کے عوض میں آپ بھی اس کے شکرگزار ہوتے ہوئے اس سے نیک سلوک کریں خواہ وہ بادشاہ ہوں یا حکمران یا عام لوگ۔ اور ان سے ہمیشہ محبت کا تعلق استوار کریں۔

پھر حضور سورۃ النحل کی آیت 91 جس کا ترجمہ یہ ہے: 'اللہ یقیناً عدل کا اور احسان کا اور (غیر رشتہ داروں کو بھی) قرابت والے (شخص) کی طرح (جاننے اور اسی طرح مدد) دینے کا حکم دیتا ہے۔' اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خدا تم سے یہ چاہتا ہے کہ تم تمام بنی نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔ اس سے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اُن سے بھی نیکی کریں جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ آپ ایک (۔) سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ مخلوقِ خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آئے گویا وہ اس کے حقیقی رشتہ دار ہیں۔ جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں۔' یہاں حضور یہ فرمارہے ہیں کہ ہر (۔) دوسرے انسانوں سے ان کے رنگ و نسل، ذات پات اور مذہب کی پروا کیے بغیر ایسے محبت کرے جیسا کہ ایک ماں اپنے بچوں سے محبت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ محبت کی خالص اور اعلیٰ ترین قسم ہے کیونکہ دوسرے درجہ میں جہاں انسان سے کسی سے احسان کا سلوک کرتا ہے وہاں اس بات کا امکان ہے کہ احسان کرنے والا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دے اور بدلے میں احسان کا طلبگار بھی ہو۔ تاہم ماں کی محبت بے غرض ہوتی ہے اور اس کا اپنے بچے سے محبت کا رشتہ ایسا منفرد ہوتا ہے کہ وہ اس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے پر آمادہ رہتی ہے۔ اسے کسی بدلہ کی طلب نہیں ہوتی اور نہ ہی اسے کسی تعریف کی کوئی خواہش ہوتی ہے۔ اس لئے یہ وہ انتہائی معیار ہے جس کی (دین) تعلیم دیتا ہے جس کی رُو سے (۔) کو تمام نوعِ انسانی سے ایسے محبت کرنے کی تعلیم دی گئی ہے جیسے ایک ماں بچے سے محبت کرتی ہے۔ یہی (دین) کی حقیقی تعلیمات ہیں۔

حضورِانور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ وہ جو اس پر ایمان لاتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اس کی صفات کو اپنائیں، لہٰذا ایک سچے (۔) کے لئے ممکن ہی نہیں کہ وہ ظلم کرے۔ اور اسی طرح یہ ناممکن ہے کہ (دین) کسی قسم کی ناانصافی، تشدد اور انتہا پسندی کی اجازت دے۔

حضورِ انور نے فرمایا: گزشتہ کئی سالوں سے میں بارہا (دین) کی بنیادی تعلیمات کے ان نکات کو بیان کر چکا ہوں۔ حضورِانور نے فرمایا کہ میں نے متعدد مرتبہ قرآنِ کریم کے حوالہ جات سے یہ ثابت کیا ہے کہ مَیں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ (دین) کی مستند تعلیمات ہیں۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے امن کے پیغام کو میڈیا میں وسیع پیمانہ پر کوریج نہیں دی جاتی۔ جبکہ اس مقابل پر ان معدودے چند لوگوں کو جو ہر قسم کے ظلم وستم اور قتل و غارت میں ملوث ہیں انہیں عالمی میڈیا میں مسلسل کوریج دی جاتی ہے اور بہت توجہ دی جاتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ میڈیا لوگوں کی عمومی رائے قائم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس لئے میڈیا کو اپنی اس طاقت کا استعمال ذمہ داری کے ساتھ بھلائی اور امن کے قیام کیلئے کرنا چاہئے۔ انہیں چاہئے کہ وہ (دین) کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے رکھیں۔ بجائے اس کے کہ میڈیا ایک اقلیت کے ظالمانہ اعمال پر اپنی توجہ مرکوز رکھے۔ دہشت گرد اور انتہا پسند گروپس کی ایسی حرکتوں کی تشہیر ان کے لئے آکسیجن کا کام دیتی ہے۔ اس لئے مجھے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جیسا کہ میں نے کہا ہے اگر میڈیا اس بات کی طرف توجہ کرے تو ہم دیکھیں گے کہ بہت جلد ہی ظلم و بربریت اور دہشتگردی جو دنیا پر مسلّط ہے ختم ہونا شروع ہوجائے گی۔

حضورِانور نے فرمایا کہ میں ذاتی طور پر اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہوں کہ انتہاء پسند لوگ جنہوں نے (دین) اور اس کی اعلیٰ تعلیمات سے روگردانی کی ہے وہ اپنی ان قابلِ نفرت حرکات کا جواز (دین) سے کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ (دین) کی پرامن تعلیمات تو ہر قسم کی انتہا پسندی سے اس حد تک روکتی ہیں کہ جائز جنگ کے دوران بھی اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ سزا جرم کے مطابق دی جائے۔ اور یہ کہ بہتر یہ ہے کہ صبر سے کام لیا جائے اور معافی کا اظہار کیا جائے۔ پس وہ تمام نام نہاد (۔) جو تشدد، ناانصافی اور بربریت میں ملوث ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کو دعوت دے رہے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اِس دور میں جبکہ (دین) کا خوف لوگوں کے دلوں میں مسلسل بڑھ رہا ہے میں اس بات کو بڑے زور کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم نے بار بار محبت، شفقت اور رأفت پر زور دیا ہے۔ اگر بعض انتہائی ناگزیر حالات میں قرآنِ کریم نے دفاعی جنگ کی اجازت بھی دی ہے تو وہ محض امن کے قیام کی خاطر تھی۔

حضورِانور نے فرمایا کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر حکومتیں اور گروپس خواہ وہ مسلمان ہیں یا غیر مسلم جو جنگ میں ملوث ہیں وہ بھی یہی دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ امن کے قیام کی خاطر جنگ کر رہے ہیں۔ عمومی تاثر یہی ہے کہ اکثر لوگ بڑی طاقتوں کی طرف سے جو جنگیں کی جارہی ہیں ان سے صرفِ نظر کرتے ہیں یا کم از کم ان کے افعال کو کسی مذہب یا عقیدے کے ساتھ نہیں جوڑتے۔ تاہم چونکہ ہم ایک ایسے ماحول میں رہ رہے ہیں جس میں (دینی) تعلیمات کو تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ہر قسم کے ظلم وستم اور جنگیں جن میں مسلمان ملوث ہوں ان کو فوراً (دینی) تعلیمات سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ جبکہ ان لوگوں اور جماعتوں کی آوازیں جو (دین) کی سچی اور امن پسند تعلیمات کو پھیلانے کی جدوجہد کررہی ہیں ان کی آواز کو یا تو سنا ہی نہیں جاتا اور پھر نہ ہی ان کی کوئی وسیع پیمانے پر مناسب تشہیر کی جاتی ہے۔

حضورِانور نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ بات نہایت غیر منصفانہ اور منفی نتائج کی حامل ہے۔ اس قسم کے عالمی بحران کے موقع پر ہمیں یہ بنیادی اصول یاد رکھنا چاہئے کہ ہر قسم کی بدی اور ظلم کو دبایا جائے اور ہر قسم کی نیکی اور انسانیت کو پھیلایا جائے۔ اس طرح بدی زیادہ دور تک نہیں پھیل سکے گی جبکہ نیکی اور امن دور دور تک پھیلے گا اور ہمارے معاشرہ کو خوبصورت بنا دے گا۔ اگر ہم اس اچھائی کو جو دنیا میں ہے مزید بڑھائیں تو اس طرح ہم ان لوگوں پر غالب آسکتے ہیں جو امن اور انسانیت کی اعلیٰ اقدار کو مسخ کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا اس اصول کو قبول کرنے اور سمجھنے سے قاصر ہے اور یہی وجہ ہے کہ میڈیا امنِ عالم کے قیام پر اپنے اخبارات کی سرکولیشن میں اضافے اور اپنے ناظرین کی تعداد میں اضافہ کو ترجیح دیتا ہے۔ وہ میڈیا جو بڑھ چڑھ کر اقلیت کے ظلم وستم کی تشہیر کرتا ہے وہ دراصل داعش جیسے برے گروپس کی پراپیگنڈا مہم کو مدد دینے کا باعث بن رہا ہے جبکہ اس کا فرض یہ بنتا ہے کہ وہ دنیا میں موجود اچھائیوں کو نمایاں کرے اور وہ اپنے اس کام میں ناکام ہوتا دکھائی دیتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ ایک ایسی ناانصافی ہے جو مزید تقسیم اور جھگڑے کے بیج بو رہی ہے۔ عالمی سیاست میں دہشت گردی کو شکست دینے کے لئے ضروری ہے کہ امن کا قیام ہمارا انتہائی مقصد ہو۔ اور اس کے لئے سب لوگوں کا اتفاق ضروری ہے۔ اگر آپ ایک (۔) کی بات پر اعتماد نہیں کرتے تو میں آپ کے سامنے بعض ممتاز غیر (۔) کے بیانات پیش کرتا ہوں جو سیاسیات کے ماہر ہیں اور دنیا میں امن کے خواہاں ہیں۔ مثال کے طور پر جب ہم یہ کہتے ہیں کہ انتہا پسندی کو اور خاص طور پر داعش جیسے دہشت گرد گروپس کو کس طرح شکست دی جائے تو آسٹریا کے وزیرِ خارجہ نے حال ہی میں یہ کہا ہے کہ ہمیں دانشمندانہ حکمتِ عملی کی ضرورت ہے جس میں اسلامک سٹیٹ (ISIS) سے جنگ کرنے کے لئے شام کے صدر اسد کو بھی اپنے ساتھ ملایا جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک ترجیح دہشتگردی کے خلاف جنگ ہے اور یہ بڑی طاقتوں مثلاً رشیا اور ایران کے تعاون کے بغیر ناممکن ہے۔

اسی طرح پروفیسر جان گرے (John Gray) جو ایک ریٹائرڈ سیاسی فلسفہ دان ہیں جنہوں نے کئی سال تک لندن سکول آف اکنامکس میں پڑھایا ہے انہوں نے حال ہی میں "موجودہ سیاسی نظام پر امن کی ترجیح" کی اہمیت کے بارے میں لکھا کہ 'حکومتی نظام خواہ جمہوری ہو، آمرانہ ہو، بادشاہت کا ہو یا رپبلیکن، یہ سب امن کے قیام کے مقابلہ میں کم اہمیت رکھتے ہیں۔'

حضورِ انور نے فرمایا کہ میری رائے میں یہ ایک بہت ہی بصیرت افروز تبصرہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود بڑی طاقتوں نے ان ممالک میں جو اس سے قبل نسبتاً مستحکم تھیں، حکومت (regime) کی تبدیلی کو زیادہ اہمیت دی۔ مثلاً مغرب اس بات پر تلا ہوا تھا کہ عراق سے صدام کو ہٹایا جائے۔ چنانچہ اس تیرہ سالہ جنگ کے نہایت تکلیف دہ نتائج آج بھی محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ ایک اور نمایاں مثال لیبیا کی ہے جہاں صدر قذافی کو 2011ء میں زبردستی ہٹایا گیا اور اس وقت سے لیبیا مسلسل لاقانونیت اور تباہی میں دھنستا چلا جا رہا ہے۔ لیبیا میں اس سیاسی خلا کا براہِ راست نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اب داعش نے وہاں دہشت گردی کی مضبوط بنیاد اور جال پھیلا دیا ہے جو مسلسل مضبوط ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اب صورتحال بہت خطرناک ہو چکی ہے۔ اور یہ خطرہ اس علاقہ کے لئے ہی نہیں بلکہ یورپ کیلئے بھی ہے جس کے بارہ میں مَیں نے چند سال پہلے متنبہ کردیا تھا۔ اس لئے ایسے ممالک میں ترجیح حکومت (regime) کو تبدیل کرنے پر نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ عوام الناس کو ان کے بنیادی حقوق ملیں اور دیرپا امن کا قیام ہو۔

شام (Syria) کی طرف واپس لوٹتے ہوئے مَیں آسٹریا کے وزیرِ خارجہ کی اس بات سے بالکل متفق ہوں کہ اوّلین مقصد امن کا قیام ہونا چاہئے۔ اس لئے بڑی طاقتوں کو شام کی حکومت کے ساتھ رابطہ کے ذرائع کھلے رکھنے چاہئیں اور دوسرے ہمسایہ ممالک کی مدد بھی حاصل کرنی چاہئے جن کا اس علاقہ پر اثر ورسوخ ہے۔

حضورِانور نے فرمایا: یاد رکھیں کہ مثبت تبدیلی صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب وسیع تر مفاد کی خاطر ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھا جائے اور ہمہ وقت انصاف کے ساتھ کام کیا جائے۔ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ (دین) یہ کہتا ہے کہ انصاف

وہ بنیاد ہے جس پر امن کی عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ سو ہمیں وقت کی فوری ضرورت کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ کئی سالوں سے میں متنبہ کر رہا ہوں کہ دنیا ایک اور عالمی جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور اب دوسرے لوگ بھی اسی نتیجہ پر پہنچ رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اب بعض اہم لوگ یہ کہنے لگے ہیں کہ تیسری عالمی جنگ شروع ہو چکی ہے۔ تاہم میں پھر بھی یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے پاس اس جنگ کو روکنے کے لئے ابھی کچھ وقت ہے۔ لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم عدل و انصاف سے کام لیں اور اپنے دیگر ہر قسم کے مفادات کو ایک طرف رکھ دیں۔ قبل ازیں بہت سے مواقع پر میں نے انتہا پسند گروپوں کی فنڈنگ اور ان کی سپلائی لائن کو کاٹنے کے متعلق بات کی ہے۔ تاہم ابھی بھی یہ کہا نہیں جا سکتا کہ اس پہلو سے تمام تر کوششیں کی جا چکی ہیں۔ مثلاً ایک حالیہ خصوصی تحقیقاتی رپورٹ میں جو وال سٹریٹ جرنل (Wall Street Journal) میں کہا گیا ہے کہ داعش عراق کے سنٹرل بنک کے زیرِ انتظام نیلامی سے بہت بڑی تعداد میں امریکن ڈالر حاصل کر رہا ہے۔ یہی ڈالر عراق کو امریکہ کے فیڈرل ریزرو سے براہِ راست مہیا کیے گئے تھے۔ اس مضمون میں بیان کیا گیا ہے کہ امریکن حکومت اس صورتحال سے کم از کم جون 2015ء میں پوری طرح باخبر تھی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ذاتی طور پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ دنیا کی بڑی طاقتوں کو اس تجارت کے بارہ میں بہت پہلے سے علم تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ علاوہ ازیں تیل کی فروخت کے بارے میں یہ بات سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ مختلف گروپس یہاں تک کہ حکومتیں بھی داعش سے تیل خرید رہی ہیں۔ یہ تجارت کیوں روکی نہیں گئی؟ کیوں ایسی ڈیلز (deals) پر جامع قسم کی پابندیاں عائد نہیں کی گئیں؟ معلوم ہوتا ہے کہ جب تیل کے حصول کا معاملہ ہو تو اخلاقیات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے! یہ وہ نکتہ ہے جو کنگز کالج لندن کے پروفیسر لیف وینر (Leif Wenar) نے اپنے ایک حالیہ مقالہ میں بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ دنیا تیل حاصل کرنے کی خاطر ہر قسم کے ظلم و زیادتی کو برداشت کرنے پر آمادہ ہے۔ چنانچہ ملکوں نے داعش سے بھی تیل خریدا اور سوڈان سے بھی جہاں پر بہت سے انسانی حقوق کا استحصال کیا گیا ہے۔ یہ بات تجارتی مارکیٹ کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے جس کے مطابق تشدد کے نتیجہ میں ملکیتی حقوق قائم نہیں کئے جا سکتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ علاوہ ازیں حال ہی میں ڈائریکٹر عراق انرجی انسٹیٹیوٹ نے اپنے ایک مقالہ میں بیان کیا ہے کہ داعش والے کس طرح تیل فروخت کر رہے تھے۔ مضمون نگار لکھتا ہے کہ تیل ٹینکرز کے ذریعہ انبار صوبہ سے اردن بھیجا جاتا ہے اور کردستان کے ذریعہ ایران اور موصل کے ذریعہ ترکی اور شام کی مقامی مارکیٹ میں بھی فروخت ہوتا ہے۔ اور اسی طرح عراق کے کردستان ریجن میں بھی جہاں پر اس کا بہت سا حصہ مقامی طور پر ریفائن (refine) کیا جاتا ہے۔ عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرتی کہ ان ملکوں کی حکومتی انتظامیہ اس تمام سلسلہ سے بے خبر ہوگی۔ اس لئے جب یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ دہشت گردی اور انتہا پسندی کو ختم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جاری ہے، تو حقائق اس دعویٰ کو درست ثابت نہیں کرتے۔ ان سب باتوں کے پیشِ نظر کیسے کہا جا سکتا ہے کہ دنیا میں حقیقی انصاف ہے۔ یہ کس طرح دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ دیانت اور امانت کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسی طرح حال ہی میں عالمی سطح پر اسلحہ کے پھیلاؤ کے بارہ میں بھی متعدد رپورٹس میڈیا میں آئی ہیں۔ سرکاری اور معتبر رپورٹس کے مطابق گزشتہ سال کے دوران امریکہ نے 46.6 ارب ڈالرز کا اسلحہ مارکیٹ میں فروخت کیا۔ جو گزشتہ سال کے مقابل پر 12 ارب ڈالر زیادہ تھا۔ اور ان رپورٹس میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ اسلحہ زیادہ تر ان ممالک کو فروخت ہوا جو مڈل ایسٹ میں ہیں۔ اور اس طرح وہ شام، عراق اور یمن میں جنگ کو مزید ہوا دے رہے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں پھر یہ کہتا ہوں کہ اگر ایسی تجارت ہو رہی ہے تو دنیا میں امن اور انصاف کا قیام ہونا کس طرح ممکن ہے؟ یہ جو میں نے چند مثالیں دی ہیں ان کی رسائی ہر ایک تک ہے۔ اور یہ ممتاز تجزیہ نگاروں اور تبصرہ نگاروں کے خیالات پر مشتمل ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جب تک معاشرہ کی ہر سطح پر اور قوموں کے درمیان بھی انصاف کے اصولوں کا اطلاق نہیں کیا جاتا ہم دنیا میں حقیقی امن نہیں دیکھ سکتے۔ انصاف کے بغیر داعش اور اس قسم کے دوسرے انتہا پسند گروپس کو شکست دینے کے لئے دسیوں سال درکار ہوں گے۔ تاہم اگر دنیا اس پیغام پر توجہ دے اور انصاف کے اوپر قائم ہو جائے اور دہشتگردی کی فنڈنگ اور سپلائی کو روکنے کے لئے حقیقی معنوں میں کوشش کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک ریٹائرڈ امریکی جنرل کے اس بیان کے برعکس جس میں اس نے یہ کہا تھا کہ داعش کے خلاف جنگ دس سے بیس سال تک جاری رہے گی، مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ دہشتگردی کا نیٹ ورک بہت جلد تباہ کیا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آخر پر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک دنیا اپنے خالق کو نہیں پہچانتی اور اسے تمام جہانوں کا رب تسلیم نہیں کرتی حقیقی انصاف غالب نہیں آ سکتا۔ نہ صرف یہ کہ حقیقی انصاف غالب نہیں آئے گا بلکہ دنیا ایک نہایت ہی خوفناک اور تباہ کن نیوکلیئر جنگ کا سامنا کرے گی جس کے نتائج ہماری مستقبل کی نسلوں کو دیکھنے پڑیں گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ میری دعا ہے کہ دنیا اس حقیقت کو سمجھ جائے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ ہم سب انسانیت کے حقیقی مقاصد کو حاصل کرنے میں اپنا اپنا کردار ادا کریں اور میں دعا کرتا ہوں کہ حقیقی امن جو انصاف پر مبنی ہو دنیا کے تمام حصوں میں قائم ہو جائے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ایک دفعہ پھر آپ سب مہمانوں کا شکر گزار ہوں جو آج کی اس شام میں ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنی برکات نازل فرمائے۔ بہت بہت شکریہ۔

اس خطاب کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔

امن ایوارڈ 2015ء

اس پیس کانفرنس میں حضورِ انور نے محترمہ حدیل قاسم صاحبہ (Hadeel Qassim) کو احمدیہ ...... پرائز فار دی ایڈوانسمنٹ آف پیس (Ahmadiyya .... Prize for the Advancement of Peace) بھی عطا فرمایا۔ موصوفہ مشرقِ وسطی کے ناگزیر حالات میں مہاجر بچوں کی فلاح و بہبود کیلئے غیر معمولی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

ڈپٹی نذیر احمد

اردو کے نامور ادیب ڈپٹی نذیر احمد 6 دسمبر 1836ء کو بجنور میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم اپنے والد مولوی سعادت علی اور مولوی نصر اللہ سے حاصل کی اور پھر دہلی آ کر دہلی کالج میں داخل ہوئے جہاں آپ نے عربی ادب، فارسی اور ریاضی کی تکمیل کی۔ مولانا الطاف حسین حالی، مولانا محمد حسین آزاد، ذکاء اللہ، پیارے لال آشوب اور منشی کریم الدین آپ کے ہم سبق تھے۔

تحصیل علم کے بعد ڈپٹی نذیر احمد پنجاب چلے آئے۔ جہاں وہ ترقی کر کے آہستہ آہستہ انسپکٹر مدارس ہو گئے۔ اسی دوران کلام مجید حفظ کیا اور انگریزی میں استعداد بڑھائی۔ پھر مسٹر ولیم میور کے اشتراک سے انڈین پینل کوڈ کا تعزیرات ہند کے نام سے ترجمہ کیا۔ جس سے متاثر ہو کر لیفٹیننٹ گورنر نے انہیں خانپور میں تحصیلدار مقرر کیا پھر کچھ عرصے بعد ڈپٹی کلکٹر بنا دیئے گئے۔

بعد ازاں ڈپٹی نذیر احمد کی خدمات ریاست حیدر آباد نے حاصل کر لیں اور انہیں افسر بندوبست بنا دیا۔

تاہم ڈپٹی نذیر احمد کی شہرت کا اصل سبب ان کے ناول ہیں۔ جن میں سے پہلا ناول مرآۃ العروس 1869ء میں شائع ہوا تھا۔ اسے اردو کا پہلا ناول تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد بنت النعش، توبۃ النصوح، فسانہ مبتلا، ابن الوقت اور رویائے صادقہ منظر عام پر آئیں۔

ان ناولوں کے ذریعے ڈپٹی نذیر احمد نے اصلاح معاشرہ کی زبردست خدمات انجام دیں جس کے اعتراف کے طور پر حکومت نے انہیں شمس العلماء کے خطاب سے نوازا۔ اس کے علاوہ قرآن پاک کا ترجمہ الحقوق والفرائض مطالب القرآن، امہات الامہ، مواعظ حسنہ اور قانون شہادت آپ کی دوسری کتابیں ہیں جن کا موضوع مذہب ہے۔

ڈپٹی نذیر احمد کا شمار اردو کے صاحب طرز انشاء پردازوں میں ہوتا ہے۔

3 مئی 1912ء آپ کی تاریخ وفات ہے۔

☆..................☆..................☆

تلفظ اور معانی سیکھیے

الفاظ	تلفظ	معانی
مادہ شیر	مَادَہ شیُر	شیرنی، شیر کی مؤنث
مامور	مَاْمُورُ	نبی، جس کو حکم ملا ہو، مقررہ، متعین
ماہرین ہیئت	مَاہِرِینِ ہَیْئَتُ	اس علم کے ماہر شخص جس میں اجرام فلکی اور زمین کی گردش اور کشش کا بیان ہوتا ہے
مبادا	مَبَادَا	کہیں ایسا نہ ہو
مباہلہ	مُبَاہَلَہُ	کسی متنازعہ فیہ مسئلے کا فیصلہ خدا پر چھوڑتے ہوئے دعا کرنا
مبدل برحمت	مُبَدَّلُ بِرَحْمَتُ	جو تکلیف یا دکھ میں بدل جائے
مبدء	مَبْدَءُ	شروع، منبع، بنیاد، ماخذ
مبدء الکل	مَبْدَءُ الْکُلُ	تمام اشیاء کا منبع، اصل سرچشمہ
مبدء فساد	مَبْدَءِ فَسَادُ	فساد کے آغاز کی جگہ
مبدء فیض	مَبْدَءِ فَیْض	فیض کا سرچشمہ، بانی کل
مبرّا	مُبَرَّا	کسی گناہ یا تہمت سے بری، پاک و صاف ہونا
مبعوث	مَبْعُوث	بھیجا ہوا
مبہوت	مَبْہُوت	حیران، متحیر، ہکا بکا، بھونچکا
متابعت	مُتَابَعَتُ	پیروی، اتباع، تابعداری
متاع	مَتَاعُ	مال و اسباب، پونجی، اسباب، سرمایہ
متبرک	مُتَبَرَّكْ	برکت والا، مبارک

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 124687 میں محمد گل شیر ساجد

ولد ساجد حسین مرحوم قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد گل شیر ساجد گواہ شد نمبر 1۔ روحان احمد طاہر ولد فاروق احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ محمد طلحہ احسان ولد محمد عاشق

مسل نمبر 124688 میں الماس احمد ودود

ولد انیس الرحمٰن قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ الماس احمد ودود گواہ شد نمبر 1۔ روحان احمد طاہر ولد فاروق احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ محمد طلحہ احسان ولد محمد عاشق

مسل نمبر 124689 میں ذیشان احمد

ولد احسان اللہ قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ذیشان احمد گواہ شد نمبر 1۔ روحان احمد طاہر ولد فاروق احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ محمد طلحہ احسان ولد محمد عاشق

مسل نمبر 124690 میں ابرار احمد باجوہ

ولد نثار احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ابرار احمد گواہ شد نمبر 1۔ روحان احمد طاہر ولد فاروق احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ محمد طلحہ احسان ولد محمد عاشق

مسل نمبر 124691 میں طیب زرتاش

ولد طارق محمود قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 جنوری 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طیب زرتاش گواہ شد نمبر 1۔ روحان احمد طاہر ولد فاروق احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ محمد طلحہ احسان ولد محمد عاشق

مسل نمبر 124692 میں صداقت علی

ولد محمد اسلم قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ صداقت علی گواہ شد نمبر 1۔ روحان احمد طاہر ولد فاروق احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ محمد طلحہ احسان ولد محمد عاشق

مسل نمبر 124693 میں فیصل رشید

ولد عبد الرشید قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فیصل رشید گواہ شد نمبر 1۔ روحان احمد طاہر ولد فاروق احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ محمد طلحہ احسان ولد محمد عاشق

مسل نمبر 124694 میں رانا حسیب احمد

ولد شفیق احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رانا حسیب احمد گواہ شد نمبر 1۔ روحان احمد طاہر ولد فاروق احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ محمد طلحہ احسان ولد محمد عاشق

مسل نمبر 124695 میں عمر احمد

ولد مظہر احمد قوم بلوچ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمر احمد گواہ شد نمبر 1۔ روحان احمد طاہر ولد فاروق احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ محمد طلحہ احسان ولد محمد عاشق

مسل نمبر 124696 میں ابتسام احمد کھوکھر

ولد نذیر احمد کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ابتسام احمد کھوکھر گواہ شد نمبر 1۔ روحان احمد طاہر ولد فاروق احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ محمد طلحہ احسان ولد محمد عاشق

مسل نمبر 124697 میں فیضان اقبال

ولد جاوید اقبال قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فیضان اقبال گواہ شد نمبر 1۔ روحان احمد طاہر ولد فاروق احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ محمد طلحہ احسان ولد محمد عاشق

مسل نمبر 124698 میں مدثر احمد

ولد محمد یٰسین قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مدثر احمد گواہ شد نمبر 1۔ روحان احمد طاہر ولد فاروق احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ محمد طلحہ احسان ولد محمد عاشق

مسل نمبر 124699 میں ولید احمد سیال

ولد سعید احمد سیال قوم سیال پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ولید احمد سیال گواہ شد نمبر 1۔ روحان احمد طاہر ولد فاروق احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ محمد طلحہ احسان ولد محمد عاشق

مسل نمبر 124700 میں محمد رافع

ولد ارشد محمود قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد رافع گواہ شد نمبر 1۔ روحان احمد طاہر ولد فاروق احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ محمد طلحہ احسان ولد محمد عاشق

اطلاعات و اعلانات

نوٹ اعلانات صدر۔امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

تقریب شادی

❁ مکرم نصیر احمد قمر صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھانجے مکرم راجہ اطہر قدوس صاحب مربی سلسلہ بیت العطاء راولپنڈی ابن مکرم راجہ عبدالقدوس صاحب آف نیوسٹی میر پور آزاد کشمیر کی شادی ہمراہ مکرمہ عافیہ رحمٰن صاحبہ بنت مکرم عطاء الرحمٰن محمود صاحب نائب ناظر مال آمد مورخہ 28/اکتوبر 2016ء کو ربوہ میں منعقد ہوئی۔تقریب رخصتی کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نمائندگی میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔مورخہ 29/اکتوبر کو نیوسٹی میر پور میں دعوت ولیمہ کی تقریب کے موقع پر مکرم کاشف محمود عابد صاحب مربی سلسلہ نیوسٹی میر پور نے دعا کروائی۔ دلہا مکرم بشیر احمد قمر صاحب سابق ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی کا نواسہ ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔آمین

درخواست دعا

❁ مکرمہ آصفہ اکرم صاحبہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے خاوند مکرم محمد اکرم عمر صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ کافی عرصہ سے ہیپاٹائٹس C اور شوگر کے امراض میں مبتلا ہیں۔آجکل حالت کافی نازک ہے۔جگر نے کام کرنا بالکل چھوڑ دیا ہے بلکہ کافی حد تک سکڑ گیا ہے۔خون نہیں بن رہا۔کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔خوراک بھی بالکل معمولی سی لے رہے ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ شافی مطلق انہیں ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت وسلامتی والی فعال زندگی عطا فرمائے۔آمین

❁ مکرم رانا محمد ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم رانا عطاء اللہ صاحب لندن مورخہ 14 نومبر 2016ء کو پاکستان آتے ہوئے ہیتھرو ایئر پورٹ پر بیہوش ہوگئیں۔لندن کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

❁ مکرم نذیر احمد صاحب احمد آباد سانگرہ ضلع چنیوٹ اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کا بھانجا ذیشان سفارش ابن مکرم سفارش علی صاحب مرحوم بعمر 18 سال گردن توڑ بخار کی وجہ سے شدید بیمار ہے۔دماغ پر سوجن اور اعصابی تکلیف ہے۔عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے فضل سے بچے کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

❁ مکرم عزیز الحق رامہ صاحب نائب امیر ضلع منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو پھیپھڑوں میں کینسر تشخیص ہوا ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے خاکسار کو اس بیماری کے برے اثرات سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

❁ مکرم شہادت علی شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم محمد شفیع صاحب دل کے عارضہ اور نمونیہ کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ شافی مطلق انہیں ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت وسلامتی والی فعال زندگی عطا فرمائے۔آمین

نکاح وتقریب رخصتانہ

❁ مکرم محمد انعام بٹ صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نکاح کا اعلان مورخہ یکم اکتوبر 2016ء کو بیت الفضل لندن میں بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرمہ راضیہ احمد صاحبہ واقفہ نو بنت مکرم نصیر احمد مہار صاحب دارالنصر شرقی ربوہ کے ساتھ مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر فرمایا۔مورخہ 5 نومبر 2016ء کو الرفیع بینکوئیٹ ہال ربوہ میں تقریب رخصتانہ کے موقع پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے دعا کروائی۔دلہن حضرت میاں خیر دین صاحب آف قادیان اور حضرت چوہدری غلام محمد مہار صاحب آف پولامہاراں ضلع سیالکوٹ رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل سے جبکہ خاکسار حضرت مہر دین بٹ صاحب آف بیداد پور ضلع شیخوپورہ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ہم دونوں وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل ہیں۔احباب جماعت سے اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

☆............☆............☆

قرارداد تعزیت

(بروفات مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب)

❁ مورخہ 16/اکتوبر 2016ء کو نیشنل مجلس عاملہ برطانیہ کی میٹنگ بمقام آفتاب خان لائبریری بیت الفتوح میں زیر صدارت مکرم منصور احمد شاہ صاحب قائمقام امیر یوکے منعقد ہوئی۔جس میں مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب سابق امام بیت فضل لندن کا ذکر خیر کیا گیا جو کہ مورخہ 11/اکتوبر 2016ء کو بعمر 85 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اس قرارداد میں مولانا صاحب کی سیرت وسوانح کا تذکرہ کرنے کے بعد کہا گیا کہ ہم جملہ ممبران نیشنل مجلس عاملہ بڑے درددل سے مرحوم کی وفات پر گہرے رنج وغم اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم ایک مخلص ساتھی سے محروم ہوگئے ہیں اور بارہ گاہ الٰہی میں دعا کرتے ہیں کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور بلند درجات عطا فرمائے۔ہم تمام پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں ، خدا تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین (ممبران نیشنل مجلس عاملہ یوکے)

سانحہ ارتحال

❁ مکرم مظفر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ مظفر گڑھ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی بہن مکرمہ راشدہ مبشر صاحبہ سیکرٹری دعوت الی اللہ لجنہ اماء اللہ دارالعلوم جنوبی ربوہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب مرحوم کارکن نظارت مال آمد بقضائے الٰہی مورخہ 30 جون 2016ء کو وفات پاگئیں۔آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بیت المبارک میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔وفات کے وقت ان کی عمر 54 سال تھی۔آپ مہمان نواز، صابرہ، دعا گو اور ملنسار خاتون تھیں۔رشتہ داری کے تمام پہلو کو احسن طریق پر ادا کرنے والی تھیں۔آپ کے چار بھائی مربی سلسلہ ہیں۔ آپ مکرم رشید احمد طارق صاحب مرحوم معلم وقف جدید کی بڑی بیٹی تھیں۔آپ نے پسماندگان میں دو بیٹیاں مکرمہ عارفہ شعیب صاحبہ زوجہ مکرم حافظ شعیب احمد صاحب استاد مدرسۃ الحفظ ربوہ، مکرمہ آصفہ طاہر صاحبہ زوجہ مکرم طاہر احمد صاحب جرمنی، چار بیٹے مکرم محمد اشرف عطاء الحق صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال، مکرم محمد اکرام صاحب، مکرم ندیم احمد کامران صاحب کارکن طاہر ہارٹ ربوہ اور مکرم مصور احمد صاحب سوگوار چھوڑے ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور سب لواحقین کو ان کی نیکیوں کو جاری اور قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

سالانہ علمی وورزشی مقابلہ جات

(نصرت جہاں کالج ربوہ)

❁ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصرت جہاں کالج کو مورخہ یکم تا 6/اکتوبر 2016ء اپنے سالانہ علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ تقریب تقسیم انعامات مورخہ 12 نومبر 2016ء کو کالج کے صحن میں منعقد ہوئی۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم حافظ طارق احمد شہزاد صاحب وائس پرنسپل نصرت جہاں کالج نے مقابلہ جات کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مقابلہ جات کے انعقاد کیلئے ادارہ کے طلباء کو 5 ہاؤسز میں تقسیم کیا گیا ۔نور ہاؤس اور محمود ہاؤس فرسٹ ائیر کے طلباء، ناصر ہاؤس اور طاہر ہاؤس سیکنڈ ائیر کے طلباء جبکہ مسرور ہاؤس بی ایس اور ایم ایس سی کے طلباء پر مشتمل تھے۔مورخہ یکم اکتوبر کو صبح 9 بجے بمقام جلسہ گاہ ان مقابلہ جات کا باقاعدہ افتتاح مکرم حسن منیر صاحب نائب ناظر تعلیم نے دعا کے ساتھ کیا۔ ورزشی مقابلہ جات جلسہ گاہ ، ایوان محمود اور گراؤنڈ دارالرحمت غربی میں منعقد ہوئے جبکہ علمی مقابلہ جات کا انعقاد کالج میں ہی ہوا۔مقابلہ جات کے علاوہ ان ایام میں ایک جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا بھی انعقاد کروایا گیا جس کے مہمان خصوصی مکرم محمد افضل فہیم صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تھے۔رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی مکرم شیخ عبدالمقیت منیر صاحب نائب ناظر تعلیم نے مقابلہ جات میں نمایاں اعزاز پانے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح سے نوازا۔ اجتماعی دعا کے بعد تمام مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

ضرورت باورچی

❁ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں باورچی کی آسامی خالی ہے۔ایسے حضرات جو ملازمت میں دلچسپی رکھتے ہوں اس فیلڈ میں تجربہ رکھتے ہوں اپنی CV اور درخواستیں ایڈمنسٹریٹر صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام اپنے صدر صاحب/ امیر صاحب کی سفارش سے ارسال کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل اینڈ کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649

گوندل کے ساتھ پچاس سال
☆ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
☆ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 047-6212758, 0301-7979258, 0333-7703400

تاریخ عالم 18 نومبر

☆ **1902ء:** حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید قادیان تشریف لائے۔

☆ **1910ء:** حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو گھوڑے سے گرنے کا واقعہ پیش آیا۔

☆ **19،18 نومبر 1955ء:** مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا پاکستان میں پہلا سالانہ اجتماع ربوہ میں ہوا۔

☆ **1956ء:** مراکش کا یوم آزادی منایا جا رہا ہے۔

☆ **1962ء:** نیلز بوہر، ڈینش ماہر طبیعیات کا انتقال ہوا۔

☆ **1998ء:** پنجاب اسمبلی نے ربوہ کا نام بدلنے کے لئے قرارداد منظور کی اور نیا نام چناب نگر رکھا گیا۔

☆ **2008ء:** مکرم چوہدری محمد غضنفر چٹھہ صاحب انسپکٹر مال آمد کو وہاڑی میں کوشہید کردیا گیا۔

(مرسلہ: مکرم فرید احمد حفیظ صاحب)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 18 نومبر

طلوع فجر	5:14
طلوع آفتاب	6:37
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:10
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	12 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

18 نومبر 2016ء

6:30 am	حضور انور کے اعزاز میں بیت محمود میں استقبالیہ تقریب 14 مئی 2016ء
8:45 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	حضور انور کا دورہ بھارت، لجنہ اماءاللہ کیرالہ سے میٹنگ 26 نومبر 2008ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ 18 نومبر 2016ء

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال
میاں کوثر کریانہ سٹور
اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: میاں عمران
047-6211978
0332-7711750

وردہ فیبرکس
آسٹریلیا، تھائی لینڈ، افریقہ اور قادیان بھیجنے والوں کیلئے لان فیکٹری ریٹ پر حاصل کریں۔
یہ آفر محدود مدت کیلئے ہے
0333-6711362,0476213883

شادی ہال بکنگ کیلئے رابطہ کریں
وینس کمپلیکس راجیکی روڈ
نیشن ٹینٹ سروس
چوہدری وسیم احمد: 0333-6714312
0331-7723249

ثروت ہوزری سٹور
لوکل وامپورٹڈ جرسی، سویٹر، تولیہ، بنیان، جراب، رومال، اور ٹراؤزر، شرٹ کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
Ph:0412627489,03007988298

جسم کی تمام ہڈیوں اور مہروں کی موجودہ حالت معلوم کریں۔ احتیاطی تدابیر اور علاج سے تکلیف کی شدت سے بچیں
ایف بی ہومیو سنٹر طارق مارکیٹ ربوہ
فون نمبر:
0300-7705078
0476214593
نوٹ: صرف وقت لے کر تشریف لائیں

ھوالشافی
ہمارے ہاں اٹھرا، اولاد نرینہ، بانجھ پن زنانہ ومردانہ، معدہ وجگر کی سوجن، گردہ، پتہ، مثانہ کی پتھری، عرق النساء، کمر درد، جوڑوں کا درد، بواسیر، بھگندر، بریسٹ کینسر، نیز تمام پیچیدہ ولاعلاج امراض کا شافی علاج کیا جاتا ہے۔
دارالنصر غربی اقبال کالج روڈ ربوہ نزد ڈائیمیسی موڑ والا چوک
نور دواخانہ
0333-6065131
0300-6065131
حکیم مخمور حیات بھیروی۔ فاضل طب والجراح
ہفتہ، اتوار اور سوموار کو دواخانہ کھلے گا۔ منگل تا جمعرات طاہر دواخانہ موٹروے روڈ بھیرہ

اتھوال فیبرکس
سیل۔ سیل۔ سیل
تمام ورائٹی پر زبردست سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
اعجاز احمد اتھوال: 0333-3354914

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
جرمن ادویات کا مرکز
فون: 047-6211510
0344-7801578
سراج مارکیٹ ربوہ

Every peice a master peice
لبرٹی فیبرکس
0092-47-6213312 اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ

صحت مند دانت صحت مند زندگی کی ضمانت
سمائل کیئر ڈینٹل کلینک
ڈاکٹر نعیم انور سینئر ڈینٹل سرجن
0321-6818118
نزد گلشن احمد نرسری کالج روڈ ربوہ (سابقہ علی تکہ شاپ) کلینک ٹائم: عصر تا عشاء
اب دانتوں کے علاج کے لئے لاہور یا فیصل آباد جانے کی ضرورت نہیں

لوٹ سیل میلہ
مورخہ 18 نومبر بروز جمعۃ المبارک لیڈیز، جینٹس وبرائیڈل جوتوں نیز سردیوں کے جوتوں کی ورائٹی پر سیل میلہ
مس کولیکشن شوز
اقصیٰ روڈ ربوہ

Ph:6212868
Res:6212867
خالص سونے کے زیورات
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فینسی جیولرز

کریسنٹ فیبرکس
ریشمی فینسی سوٹ اور برائیڈل سوٹ کا مرکز نیز تمام قسم کی میچنگ دستیاب ہے۔
0333-1693801 ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ و شال ہاؤس
لیڈیز وجینٹس سوٹنگ، لہنگا اور فراک، شادی بیاہ کی فینسی وکامدار ورائٹی پاکستان وامپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر، تولیہ بنیان وجراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز نیز امپورٹڈ بیڈشیٹس دستیاب ہیں
کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

Study & Work In
GERMANY
Job Trainings For
DOCTORS & ENGINEERS
FHM University of Applied Sciences In Germany Offers: PSP Professional

Medical Doctors:
PSP Professional Program targets the foreign **Medical Doctors** who prepare for the Medical Licensing Examination (Approbation Test) and want to work full-time in Germany as medical professionals. After receiving the license doctors may **work in the following areas:**
- In hospitals, generally as an employee
- In their own medical practice
- In large group practices, as an employee
Expected Salary: Generally, medical graduates in Germany receive an annual salary of around 49000 Euros for full-time employment.

Engineers:
PSP Professional program targets qualified international engineers who have completed their degrees and are willing to start a professional career in Germany as full-time employees.
Expected Salary: Engineers can expect a salary of 40000 to 50000 Euros annually for full-time work. This can increase with more experience and other factors like company size etc.
Application Deadline For PSP Professional:
Summer Session: Apply Before **1st January**
Winter Session: Apply Before 31st August (Limited Seats)

There is a huge demand of qualified health care specialists & engineers in Germany. We help you to practise your profession and fulfil this demand. By working as a full time employee, you may **bring your immediate family members** to live with you in Germany.

For further information contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday)
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com
For Admissions please visit
www.pre-studies-program.de

FR-10